

# النشيد

الشمس قصص مولانا محمد شيا والفقير

نوفمبر 2001

مع كل صباح

# البشیر

جلسہ ادارت

۲۰۰۱ء

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر مسئول

عبدالرشید ارشد

مدیر ایجنسی

محمد عامر علی شاہ صاحب قلم

ناشر محمد علی شاہ

مولانا حسین محمودی مدظلہ 'مولانا ماسعودی' مولانا محمد علی شاہ  
مولانا محمد علی شاہ 'مولانا محمد علی شاہ' مولانا محمد علی شاہ  
مولانا محمد علی شاہ 'مولانا محمد علی شاہ' مولانا محمد علی شاہ  
مولانا محمد علی شاہ 'مولانا محمد علی شاہ' مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

مولانا محمد علی شاہ

۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰

۲۰۰۱ء

جنوری ۲۰۰۱ء  
شمارہ ۵۱

فہرست

۱. جناب کی مراد میں کہہ دیا جسے کہانی نہ سمجھ سکتا
۲. وزارت و مشاہدات مہاراجہ
۳. شہداء و شہادت مولانا محمد علی شاہ
۴. عقیم مولانا محمد علی شاہ
۵. کیمون کا ایک جلسہ
۶. مولانا محمد علی شاہ کی مثال خواتین مہاراجہ











فصل العلماء الذين كفروا عن ربهم الا بشر

حذركم وداركم ربكم المصطفى المصطفى هو الذي لا يخطئ

(سورة بقره)

پھر اسے ہم دیکھ کر اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

میں نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے

پھر اس نے کہا کہ اگر آپ اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے تو اس کی قوم کے ساتھ نہ کر سکتے تھے



چنانچہ اس کے درجہ مجرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۴۰۰ دنیا میں پانچ وقت دنیا کی ہر مسجد میں بلکہ آواز سے اللہ کے نام کے ساتھ شہادت کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا حضرت شاہ قاری احمد علی بنی بہت عارف ہو گیا۔ ہامود شہید کے صدور میں مولانا قاری لطف اللہ شہید فتح جوت کے ایک مقدمے کے فیصلے میں مولانا سے دہری جاتے ہوئے مولانا فتح اللہ علی بنی مجسم صدر عربیہ مولانا کے ساتھ ایک دہری کے معاملے میں شہید ہو گئے۔ اس ہامود شہید کے میں حضرت مولانا محمد یوسف شہید نے مولانا نے مولانا فقیر علی بنی حضرت مولانا محمد اللہ اور حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید سے انہوں نے مولانا صاحب "الرشید" نے گذشتہ سال مولانا کی ایک تنظیم نبرہ کی بار میں لکھا اور اس بار "دست" "چھات" کا سفر پانچ صد ملاقات پر ایک خصوصی نبرہ بنانا شروع کیا جس میں برصغیر کے علماء نے حضرت مولانا کو فرانح حسین ادا کیا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب نے مولانا کے فیصلے حاصل کی کہ جس کے ذکر کے بغیر برصغیر پاک و ہند کی اسلامی سیاسی تاریخ ناقص رہے گی ان کا نام برصغیر کے سربراہ اور حضرت میں شمار ہوتا ہے۔

۱۹۵۶ء میں مولانا قاری لطف اللہ جب شہید ہوئے تو ہامود شہید کے ایک عزیز اور خطابت میں حضرت قاری صاحب کے خصوصی شاگرد مولانا محمد قیام اللہ کی جو خطابت کی بلکہ میں پر کھینچ چکے تھے اور ان کی عمر اس وقت انیس برس کے لگ بھگ ہوئی۔ حضرت قاری صاحب شہید اور ان کے پرستے جانکوں کے ساتھ میرے خصوصی چار مقدمے قضی کی بنا پر یہاں چٹان میں مولوی محمد حمیر کی دکان پر میرے سامنے پچاس کی طرح ایک ایک کر رہے تھے کہ میں انہیں میں (قاری صاحب) اپنے عظیم والدہ جی ایک وقت پر سے شیخ عالم و حکیم اور خطیب تھے کے سامنے سے گزرا کہ وہ کیا اور اب جب کہ وہاں میں نے اپنی تعلیم کے دوران میں ہوا۔ بعد میں حضرت قاری صاحب کو خطابت میں اپنا رد و حالی آپ یاد رکھا تھا وہ مجھے تھا چھوڑ کر چلے گئے اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت قاری صاحب شہید کے اپنے دور کے مولانا علی خطیب تھے اور ان میں کی شہادت پر اعتماد باقہ کا اپنی پہلی زندگی میں وہ نہیں اور دستانوں پر اعتماد کیا ہوں گا۔ یہ سارا حشر کر رہا تھا۔ اور اب مولانا صاحب مدظلہ کے بعد مولانا سے مولانا سے ہامود شہید مولانا قاری محمد علی صاحب مجسم ہامود حنفی کا خون آبا کو مولانا محمد قیام اللہ کی آج چوبیسے فیصل آبا اس ذات ہو گئے۔ کئی سال بعد کہ جب کے لہذا جہاز ہے یہ سکرانہ پر سکرانہ جاری نہ کیا ۱۹۵۸ء کو یہی شب اور پندرہ انصاف میں ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی بڑی عمدہ اور گفتگو غریب کی۔ اس وقت کوئی جاری کے آثار نہیں تھے سوت طبعی تھی غریب تھا کہ تھی اس کے بارہ حضرت سید شمس الحسنی نے لکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کے بیٹے کا لکھ فون آبا ہے پندرہ انصاف کیا ۱۹۵۸ء سیف اللہ خالد کے بیٹے قاری احمد اللہ قادری نے کہا کہ ہم نے لکھا اور کے کٹر ملکہ اور اللہ کا کوئی ہے تم کو کئی دلفون کیا تھیں وہ لکھیں ہر سال ان کے پاس ہامود کے دفتر میں میرا فون لبر اللہ علی تھا مولانا سیف اللہ خالد کی آواز میں کئی تھا اور ہامود سے باہر تھے۔ میں نے اپنا نمبر ۱۱ بارہ لکھوا دیا۔ برادرین خان خانقاہ محمد اسلم کھیل کو بتایا کہ ان کا نام تھے مولانا سیف اللہ خالد اور مولانا خانقاہ محمد علی ربوہ رشیدی ہیں اور دونوں اپنی اپنی جگہ دونوں کے مجسم ہیں۔ سید صاحب۔ رشیدی اور راشدی ہیں ہامود صاحب (عربی قاری انگریزی) کے





[illegible]

• *Staphylococcus aureus* • *Staphylococcus epidermidis* • *Staphylococcus saprophyticus* • *Staphylococcus sciuri* • *Staphylococcus* spp.

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

$$\begin{aligned} \frac{d}{dt} \int_{\mathbb{R}^n} \rho \, dx &= \int_{\mathbb{R}^n} \rho_t \, dx = \int_{\mathbb{R}^n} \left( -\operatorname{div}(\rho u) + \rho \operatorname{div} u \right) dx \\ &= - \int_{\mathbb{R}^n} \operatorname{div}(\rho u) \, dx + \int_{\mathbb{R}^n} \rho \operatorname{div} u \, dx \\ &= 0 + \int_{\mathbb{R}^n} \rho \operatorname{div} u \, dx = \int_{\mathbb{R}^n} \rho \operatorname{div} u \, dx \end{aligned}$$
[illegible]





[illegible][illegible][illegible]

















[illegible][illegible][illegible]



































میں نے بھی یہی خیال کیا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔

میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔

قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔

### نیک نیکوچہم ہمدرد گچہم

میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔

میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔  
میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ ایک نیا اور خاص نام ہے۔















”وفاات کے بعد ان کی کرم سہیلی امینہ علیہ السلام کے بوسہِ اُمیر کو برادرا (غیر شریف) میں یہ عقلی و روحانیات حاصل ہے۔ اور اس حیاتیات کی وجہ سے رہنما تھے، یہ حاضر ہوئے ہماروں کا آپ صلواتِ سلام بخاتے ہیں۔“

۱۴۔ محرمِ طیب و در محالِ روپوشی ۱۲۔ جون ۱۹۶۶ء (۱۴۰۵ھ) تکامِ امین خان

واقعی (۱۴۰۵ھ) کا قاضی نور محمد طلیب صاحب مسجد قلعہ یادگار سنگھ

(۱۴۰۵ھ) کو قاضی نور محمد علی صاحبِ مروت

اس محترم جہاد کی کافی تحصیل پر تکمیل ہوئی، قاضی قسطنطین نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ مولا ام محمد علی صاحبِ مروت کو بھیجے گئے تھے۔ لہذا جہاد کی اس کی سلسلہ ہے یہ کہ یہ حضرت امین علیہ السلام کی بیعتِ شریف نہ ہو سکے اس لئے محترم کے عرض کر کے اور مسودہ پیش کر کے یہ مولا کا قاضی نور محمد اور مولا کا حکام امین خان نے ان کے پاس سے میں حسبِ ذیل تقریر دیکھا کہ کے بعد وہ حضرت نور محمدی میں کا مشن بظاہر حسبِ ذیل ہے۔

ہم (قاضی نور محمد اور مولا کا حکام امین خان) امیر کی کو پیش کریں گے کہ یہ قلعہ قلعہ شامیہ صاحب سے اس تقریر پر دیکھا کہ وہ انہیں جس پر ہم نے دیکھا کہ اگر مولا اس پر دیکھا نہ کریں گے تو ہم مسئلہ حیاتیات اچھی سمجھیں اس تقریر کی حد تک ان سے برأت کا اعلان کر دیں گے۔ نیز اپنے مجلسوں میں مسئلہ حیاتیات پر اس سے تقریر کر انہیں گے اور اس مسئلہ میں کوئی مداخلت نہ فرما کر یہ کہ ان کے پاس سے میں ان کو مدد نہ دیں گے۔

نور محمد طلیب قلعہ یادگار سنگھ۔ واقعی تکامِ امین خان

۱۲۔ جون ۱۹۶۶ء، محفلِ ازاد مار، تعلیمِ اقران، روپوشی زیارت، ۱۹۶۶ء، دفعہ ۲۲/۲۵

یہ مصالحتی کارِ مولا مولا علیہ السلام کی مصائب نے شہداء آوارہ کے خواجگان کو پیش کر کے انہیں اس خزانہ و بہانہ اور موسمِ شہداء کرنے سے مطلع کیا تھا کہ ان کے کہ وہ حضرت مولا ام محمد کی حیاتیات کی وجہ سے ان کی حیاتیات میں نہ کسی وفات کے بعد ہی اس پر عمل کریں۔

مولا ام محمد علیہ السلام کی میں کہ ایک مرتبہ مولا علیہ السلام آوارہ شریف لے آئے۔ ملک کے ایک اور مولا مولا طلیب بھی ایک دربار میں رہے تھے وہاں بے غلی کر چلے گئے کہ انہیں کر لیا، مطالبہ میں روٹنے کی دھتوں نے چلے شروع کر دیا جس سے تصادم کی صورت اور پہلی قسمی کی دوسرے طلیب صاحب نے اپنے طریقہ سے کے چلے کر حکم کرنے کا اعلان کر دیا۔ مولا نے اس کو شدت سے محسوس کیا اور شہداء آوارہ کے احباب سے مدد مانگی۔ دو تین سال کا حرم رہا مگر مولا علیہ السلام آوارہ کے کسی ساتھی کو یہ نہ کہہ سہاڑے کے لئے چھوڑ گئے۔ اس دورانِ خواب میں انہیں طلیب پاکستان حضرت مولا کا قاضی امین احمد شہداء آوارہ کی زیارت ہوئی انہوں نے شہداء آوارہ سے اپنا چاہنے پر انہوں کا اظہار فرمایا تو مولا نے ان کو فرمایا کہ میں شہداء آوارہ میں آنا چاہتا ہوں چنانچہ یہ کہہ کر کہہ گیا تو آپ نے اسی خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت قاضی صاحب کے علم پر حاضر ہو گیا۔ انہی حضرات کی خدمات کو اپنی یادگار میں قبول فرمایا۔







